سوال

(187) مرزائیوں کا اسلام علیکم کہنا یا سلام کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مرزائیوں کا اسلام علیکم کہنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ مرزائیوں کے گھر ماتم رپُرسی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جب کہ وہ ہارے گھروں میں ماتم پرسی کو لینے آئے ہیں۔ مرزائی اگر دعوت ولیمہ کے واسطےکہے تو قبول کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر مرزائی ہماری مسجد کی تعمیر میں کچھ رقم بنطورچندہ دیوے جہاں وہ خود بھی نماز پڑھتا ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں شک نہیں کہ مرزائی گروہ اسلام سے بالکل اگ ہے؛ان کے روش سے معلوم ہوتا ہے۔ کے وہ مرزا صاحب کے اقوال وافعال کو سند مانتے ہیں۔ بلکہ احادیث سے بھی مقدم سمجھتے ہیں۔ یہ کہ کروہ حکم عدل تھے۔ ان کا فیصلہ ہر بار میں فیصل ہے۔ اس لئے ایسے گروہ کے ساتھ کوئی معاملہ بحیثیت مسلمان کے نہیں کرنا چاہیے۔۔ تعزیت کرنا۔ دعوت شادی قبول کرنا۔ رسمی سلام کرنا۔ مسجد میں چندہ لینا یہ مخصوص قوم مسلم سے نہیں ہیں۔ کیونکہ غیر مسلموں سے بھی یہ برتا ئو کرنا جائز ہیں۔ جیسے آپ ﷺ یہود و نصاریٰ سے برتا ئو کرتے تھے۔ (13ستمبر4019ء)

بیان امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد

عرصہ ہوا میں نے مرزا صاحب کا نوشتہ ''براہین احمدیہ'' میں پڑھا تھا کہ

هُوَالَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۳۳ سورة التوبة

پر حضرت عیسیؑ دوبارہ اس دنیا میں آیئں گے۔ تو سب ادیان پر اسلام کو غلبہ ہوگا۔ میں بلہ بہت سے مسلمان مرزا صاحب کی اس تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی آمد کے منتظر رہے۔ جب ہماری آنکھیں پتھرا گئیں۔ توخدا خدا کرکے قادیان سے آواز آئی کہ جس عیسیٰؑ موعود کے تم منتظر تھے وہ میں ہوں۔ تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلا

خواستیم آنچہ مافرازآمد آب ازجوئے رفتہ بازآمد

اسی لئے ہم اس سیاسی غلطے ک منتظر رہے۔ جوجنا مرزا صاحب ے نے ''براہین احمدیہ'' کے ص498 پر مسیح موعود لکھا تھا۔ ہم بہت خوش تھے کہ اب مسلمانوں کو ایک ایسا روحانی

لیڈرمل گیا جوان کواسلام کے پہلے عروج پر بلکہ اس سے بھی اوپر پہنچائے گا۔ مگر واقعات نے ثابت کردیا کہ

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال اب آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو نہ ہو۔

آہ، ماری بدنصیبی اور رسیہ بختی کی کوئی حد نہیں رہی جب کہ ہم نے اس مسیح موعود کو یہ کہتے سنا۔ جو ہم کو غیروں کی غلامی سے آذاد کرانے اور دین اسلاج کو ہام عروج پر پہنچانے کو آیا تھا۔ اس کی قلم کے الفاظ لکھے جب بھی ہم نے پڑھے۔ کہ ''انگریزون کی حکموت کو اولی الامر منکم کی حکومت سمجھو۔ (رسالہ ضرورت امام)

ساتھ ہی اس کے یہ امر ہماری حیرت میں اضافہ کرنے کو کافی سے زیادہ ثابت ہوا جب ہم نے ان کی تحریروں میں یہ بھی پڑھا کہ انگریزی قوم یاجوج ماجوج ہے۔ (حمامۃ البشریٰ) ہم حیران ہوئے کہ الہی یہ دومقدمات کیسے صحیح ہیں۔

1۔ انگریزیاجوج ماجوج یں۔ 2۔ انگریز ہمارے الولی الامر منکم ہیں۔

ان دونوں مقدمات مین کا نتیجہ منطقی اصول سے تو یہی برآمد ہوتا ہے۔ کہ ''ہم مرزا صاحب کو ماننے والے) یاجوج ماجوج ہیں۔ واللہ یہ نتیجہ سمجھ کر ہمارے دل کانپ اٹھے کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے۔؟ وہ عیسیٰؑ مسیح موعود جو مسلمانوں کے سیاسی غلبہ اور سینی ترقی کے لے آئے تھے۔ انہوں نے آج اپنے اتباع کو یاجوج ماجوج کے ماتحت رہنے کا بلکہ ان کو اپنے میں سے جاننے کا حکم دیتے ہیں۔ للعجب

اس کے علاوہ ہم نے دنیا کے واقعات پر غور کیا وناقابل تردید صداقت یہ پائی کہ حضرت مرزا صاحب کے پیدا ہونے اور دعویٰ مسیحت کرنے سے پہلے مسلمانوں کی سیاسی حالت جو تھی وہ آج سے بہت اچھی تھی۔ دنیا کے بہت سے ملکوں میں ان کو آذاد حکومتیں تھیں۔ ان کو سیاسی اعزاز حاصل تھا۔ مگر جونہی اس مسیح موعود نے ظہور فرمایا وہ سیاسی کیفیت تبدییل ہونے لگے۔ یہاں تک کہ یہ منحوس آواز بھی ہم نے سنی کہ قسطنطنیہ پر غیر مسلم کا قبضہ ہوگیا۔ جو بہادر جوانمردکی ہمت سے اٹھ گیا۔ للہ الحمد

یہ تو ہوئی مسلمانوں کی سیاسی کیفیت اس کے علاوہ مزہبی کیفیت مین بھی اسلام کچھ ترقی و نہ کرسکا۔ نہ مسلمانوں کی مردم شماریوں میں نمایاں ترقی ہوئی۔ نہ اقتصادی امور می کچھ کامیاب ہوئے بلکہ جس مذہب عیسایئت کو مٹانے کےلئے (فرضی) حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے اس کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہوئی دور نہ جایئں اور کبوتر کی طرح ہم آنکھیں نہ بند کریں تو ہم کو مسیح موعود حضرت مرزا صاحب کےاپنے ملک میں نظر آتا ہے۔ کہ ان کے دعوے سے پہلے عیسائی چند نفوس تھے مگر آج صرف پنجاب میں نصف کروڑ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

یہ ہیں واقوات جو ہم کو حضرت مرزا صاحب کے مذہبی اور ملکی رہنما بنانے میں مانع ہیں۔ اور بے ساختہ ہمارے قلم سے یہ شعر نکل رہے ہیں۔

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰؑ سے سوا ہو۔ جب جانیں کے درد دل عاشق کی دوا ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01 ص375